

نیشنل میوزیم کے ریزرو مرکز سے سجے ہوئے تہیاریں اور زرہ بکٹروں کی نمائش آج سے شروع ہو گئی

Posted On: 18 OCT 2017 6:57PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 18 اکتوبر 2017، نیشنل میوزیم کے ریزرو مرکز سے سجے ہوئے تہیاریں اور زرہ بکٹروں کی نمائش آج یہاں شروع ہو گئی۔ اس نمائش میں خاص قسم کے خنجر، تلواریں، زرہ بکتر اور پستول رکھی گئی ہیں، جو مختلف ادوار مذہب، تکنیک اور رسم و رواج کی نمائندگی کرتی ہیں۔ نیشنل میوزیم کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر بی آر منی نے اس کا افتتاح کیا۔ یہ نمائش 5 نومبر 2017 تک جاری رہے گی۔

ہندوستانی تہیاریں اور زرہ بکتروں کی تاریخ زمانہ قدیم سے، بلکہ تاریخ سے بھی پہلے کے دور سے چلی آ رہی ہے۔ قرون وسطیٰ کے دور کے مختلف مجسموں، پینٹنگ اور سکوں کے ذریعے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان تہیاریں اور زرہ بکتر وغیرہ کے بنانے میں یکسانیت اور صنعت کاری پائی جاتی ہے۔

مغلیہ سلطنت کے دور میں تہیاریں کی بناوٹ میں قابل لحاظ تبدیلی آئی اور فارس، عرب اور ترکی کے تہیاریں کا اثر عام طور پر دکھائی دینے لگا۔ اس کی مثال فارس کی شمشیر اور عرب کی ذوالفقار سے ملتی ہے۔

مختلف قسم کے خنجر خود حفاظتی کے لئے درآمد شدہ تہیاریں اور منہ در منہ مقابلہ کرنے والے تہیاریں کا بھی رواج تھا۔ تہیاریں کی مقامی اقسام کا بھی چلن تھا۔ مثلاً مغلوں کے جمادھار، جمبیا اور خنجر، افغانوں کا چورا، راجپوتوں کا کھیوا، سکھوں کی قرولی اور نیپالیوں کی کھوکری وغیرہ۔ بہت سے خنجروں پر ہاتھی دانت اور قیمتی پتھروں، شفاف شیشے اور سیل کھڑی سے سجاوٹ کی جاتی تھی اور بعض وقت ان پر خطاطی بھی کی جاتی تھی۔

گپتا دور سے پہلے سے لے کر بعد کے گپتا دور تک ہمیں ایسے تہیاریں اور زرہ بکتر ملتے ہیں، جو بنیادی طور پر کام چلانے والے تھے اور ان پر سجاوٹ وغیرہ نہیں ہوتی تھی۔ یہ سلسلہ یعنی تہیاریں اور زرہ بکتر کو اچھی طرح سجانے کا سلسلہ قرون وسطیٰ سے شروع ہوا۔

تہیاریں پر سجاوٹ سے کسی شخص کی پہچان اس کی سیاسی طاقت اور اقتصادی اقتدار کا لوگوں کو علم ہوتا تھا۔ سجے ہوئے تہیاریں اور زرہ بکتر کا مطالعہ بڑی دلچسپی کا باعث ہے، کیونکہ اس سے ان کے اس رول کا پتہ چلتا ہے، جو انہوں نے تاریخ کی تشکیل میں ادا کیا۔ دوسری طرف اس کا تکنیکی پہلو ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ سجاوٹ کی کون سی تکنیکیں استعمال کی گئیں اور کس طرح کا سامان مثلاً سونا، چاندی، تانبہ، پیتل، قیمتی پتھر، شفاف شیشہ، عقیق، ہاتھی دانت، سینگ، سیپی اور کچھوے کا خول، نیز لکڑی، چمڑا، قیمتی اور نیم قیمتی پتھروں کا استعمال کیا گیا۔

عام آدمی کے تہیاریں اور زرہ بکتر جو میدان جنگ میں یا شکار کے لئے استعمال کئے جاتے تھے، عام طور پر سادا ہوتے تھے اور ان پر سجاوٹ کم سے کم ہوتی تھی۔ البتہ معزز افراد، فوجی کمانڈر اور اعلیٰ درجے کے جنگ باز، جو تہیاریں استعمال کرتے تھے ان پر خاص طور پر سجاوٹ کی جاتی تھی اور انہیں خاص مواقع پر استعمال کیا جاتا تھا۔

مختلف سلطنتوں کے شاہی افراد جو تہیاریں استعمال کرتے تھے، وہ سجاوٹی ڈیزائنوں سے مزین ہوتے تھے، جس سے ان کے حامل افراد کی تاریخی شخصیت کی عکاسی ہوتی تھی۔ دھار دار تہیاریں مثلاً تلواروں، خنجروں اور بھالوں وغیرہ پر شکار کے مناظر اور بہت سی دوسری تصویریں بنائی جاتی تھیں۔ بہت سے تہیاریں پر ان کے مالک کے نام بھی کندہ ہوتے تھے۔

تہیاریں خاص طور پر سجاوٹ والے خنجر تحفے کے طور پر لوگوں کو ان کی خدمات کے اعتراف میں پیش کئے جاتے تھے۔ یہ رواج جو قدیم زمانے سے چلا آ رہا ہے ہندوستان کے بہت سے علاقوں میں اب تک برقرار ہے۔ جو تہیاریں اور زرہ بکتر تحفے کے طور پر دیئے جاتے تھے ان پر بہت زیادہ سجاوٹ ہوتی تھی۔ اس سجاوٹ میں زندگی میں استعمال ہونے والی مختلف چیزیں بنی ہوئی ہوتی تھیں، جن میں گھوڑے کا سر، دیوی دیوتاؤں کی تصویریں اور طوطا وغیرہ شامل ہیں۔

م ن ج ن ع

(18-10-17)

U: 5245